Regd No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم سہ شنبہ

۱۰ شعبان سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۶ ہجرت ۱۳۳۱ ہش | ۶ مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۰۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ مئی (بذریعہ ڈاک) کل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گو پہلے کی نسبت اچھی ہے لیکن بخار کی سی کیفیت ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مزید ۳۰ کروڑ ڈالر قرض کی درخواست

۵ مئی چین کی عوامی حکومت نے روس سے مزید ۳۰ کروڑ ڈالر قرضہ لینے کی درخواست کی ہے۔ اس قرضے کے سلسلے میں آجکل دونوں حکومتوں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔

پنجاب اسمبلی میں زرعی انکم ٹیکس کا ترمیمی مسودہ قانون منظور ہو گیا

لاہور ۵ مئی۔ آج پنجاب اسمبلی نے زرعی انکم ٹیکس کا ترمیمی مسودہ قانون منظور کر کے انکم ٹیکس کے ایکٹ مصدرہ سال ۱۹۵۱ء میں ترمیم کر دی۔ اس ترمیم کے تحت زرعی انکم ٹیکس کی نئی شرحیں مقرر کی گئی ہیں جن کی وجہ سے زمینداروں کا بوجھ ایک حد تک ہلکا ہو جائے گا۔ اندازہ ہے اس طرح زرعی انکم ٹیکس کی مجموعی رقم میں ۲۲ لاکھ روپے کی کمی واقع ہوگی۔ صوبے کے وزیر مال چودھری محمد حسین چٹھہ نے بل پر بحث کو ختم کرتے ہوئے ایوان کو یقین دلایا کہ مجوزہ ترامیم کی وجہ سے چھوٹے زمینداروں پر کوئی بار نہیں پڑے گا ان کے نفاذ سے صرف ۷ فیصدی زمیندار متاثر ہونگے۔ انہوں نے مزید کہا ترقی کی نئی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے زرعی انکم ٹیکس کا جاری رہنا ضروری ہے۔ اس قسم کے ٹیکسوں کے ٹیکسوں کے بغیر مجوزہ سکیموں کا میابی سے جامہ عمل پہنانا ممکن نہیں ہے۔ حزب مخالف نے بل میں بہت سی ترمیمیں پیش کیں لیکن وہ منظور نہ ہو سکیں۔ جناح عوامی لیگ کے میاں عبدالباری نے ایک یہ ترمیم پیش کی تھی کہ جن زمینداروں کے مالیہ کی رقم ۲۵۰ روپے سالانہ ہو انہیں اس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ چونکہ ایوان نے یہ ترمیم مسترد کر دی اس لئے اب بل کی اصلی تجویز کے مطابق صرف ۲۵۰ روپے تک مالیہ ادا کرنے والے زمیندار ہی انکم ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار پائیں گے مسیحی رکن مسٹر سی ای گبن نے بھی زرعی انکم ٹیکس کی شرحوں میں مجوزہ درجہ بندی کی مخالفت کی اور اس بات پر زور دیا کہ اس درجہ بندی کے نتیجے میں چھوٹے زمینداروں پر ٹیکس کا بار بڑھ جائے گا۔

اس سے قبل جناح عوامی لیگ کے سید تسنیم حسین قادری اور آزاد ممبر خان عبدالستار خان نیازی نے گیہوں کی صورت حالات پر بحث کرنے کا نوٹس دیا۔ لیکن سپیکر نے انہیں اس نوعیت کی تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس کے علاوہ شمیم حسین قادری نے چیف پارلیمنٹری سیکرٹری عبدالغنی چیمہ کے گھر اور دفتر کی خانہ تلاشی پر بحث کرنے کے لئے ایک تحریک التوا پیش کرنا چاہی۔ لیکن اسپیکر نے اس کی بھی اجازت نہ دی۔ اسپیکر نے اس کے متعلق اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ اس معاملے میں بحث نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس کا تعلق معمولی قانونی کارروائی کے سوا اور کسی سے نہیں ہے۔

آئندہ سال پاکستان اپنی خوراک کی تمام ضرورتیں خود پوری کر سکے گا

کراچی ۵ مئی۔ وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے امید ظاہر کی ہے کہ اگلے سال پاکستان غلہ کی تمام ضرورتیں خود پوری کر سکے گا۔ آج انہوں نے ایک پریس ملاقات کے دوران میں کہا سارا غلہ خرید لینے اور اناج تحریک آمدورفت کے نظام کے نتیجے میں ملک جلد ہی خود کفیل ہو جائیگا انہوں نے مزید کہا جب سے حکومت نے گیہوں کی قیمتیں مقرر کی ہیں گیہوں سستا ہو گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت حال (۴)

حیدر آباد کے قریب نئی جیل کالونی قائم کرنے کی تجویز

حیدر آباد ۵ مئی۔ حکومت سندھ نے حیدر آباد کے قریب دو ہزار ایکڑ زمین حاصل کی ہے جہاں جیل کالونی قائم کی جائے گی مذکورہ کالونی میں جیل جانے والے مجرموں کی خاطر حرفہ تربیت کا انتظام کیا جائے گا اور ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کیا جائے گا کہ وہ مدت سزا کے ختم کرنے کے بعد مفید شہری بن سکیں۔ حکومت سندھ ایسی انجمنوں کے قیام پر بھی غور کر رہی ہے جو سزا یافتہ مجرموں کی اصلاح اور بہبودی اور ان کی دوبارہ تسلی بخش آبادکاری کا کام کریں۔

غیر ملکی فوجوں میں کام کرنیوالے نیپالیوں کو واپس بلایا جائیگا

کھٹمنڈو ۵ مئی۔ نیپال کے وزیر اعظم ایم پی کوئرالا نے اعلان کیا ہے کہ تمام گورکھوں کو جو نیپال سے باہر قومی یا دیگر قسم کی ملازمت کرتے ہیں عنقریب واپس بلایا جائیگا اور نیپال ہی میں ان کی دوبارہ رہائش و آبادکاری کا تسلی بخش انتظام کیا جائیگا۔ نیز نیپال کے بچوں کو بھی اوائل عمر سے ہی فوجی تربیت دینے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیپال بھارت سے جو قرضہ لے رہا ہے وہ ترقی کی مختلف سکیموں پر خرچ کیا جائے گا۔

ہلالی پاشا نے مسٹر ایڈن کے پیغام کا جواب ارسال کر دیا

نئی برطانوی تجاویز مصر کے قومی مطالبات کو پورا نہیں کرتیں

قاہرہ ۵ مئی۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے قاہرہ کے باخبر حلقوں کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ برطانوی مصری جھگڑا طے کرانے کے سلسلے میں برطانیہ نے جو نئی تجاویز ارسال کی ہیں ان سے مصر کے قومی مطالبات پورے نہیں ہوتے۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مصر کے وزیر اعظم ہلالی پاشا نے .... برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے پیغام کا جواب ارسال کر دیا ہے کہا جاتا ہے انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مصر اسی بنیاد پر بات چیت کرنے کیلئے تیار ہے کہ نہر سویز کے علاقے سے برطانوی فوجیں ہٹا لی جائیں اور شاہ فاروق کو مصر کے ساتھ سوڈان کا حکمران بھی تسلیم کیا جائے دمشق ریڈیو نے خبر نشر کی ہے کہ مصر کی حکومت نئی برطانوی تجاویز مسترد کر دے گی۔ مصری وفد کے لیڈر عنقریب قاہرہ سے نیویارک روانہ ہو جائیں گے وہ وہاں اس مسئلہ کے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے بات چیت کریں گے

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا آئندہ اجلاس

لاہور ۵ مئی۔ پنجاب لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک اجلاس اس مہینے کی ۸ تاریخ کو اسمبلی کے کمیٹی روم میں ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ اجلاس میں حالیہ فوڈ کانفرنس کے فیصلوں کی روشنی میں صوبے کی غذائی صورت پر بحث کی جائے گی۔

کراچی اور ماسکو کے درمیان ریڈیو ٹیلیگراف کا براہ راست سلسلہ قائم ہو گیا

کراچی ۵ مئی۔ کل شام سے کراچی اور ماسکو کے درمیان ریڈیو ٹیلیگراف کا براہ راست سلسلہ قائم ہو جائے گا۔ چنانچہ کراچی سے جو تار ماسکو بھیجے جائیں گے ان کی شرح یہ ہوگی۔ معمولی تار کیلئے ۱۵ آنے فی لفظ۔ ضروری تار کے لئے ایک روپیہ ۱۴ آنے فی لفظ۔ معمولی پریس ٹیلیگرام کے لئے ساڑھے تین آنے فی لفظ اور ضروری پریس ٹیلیگراف کیلئے ۷ آنے فی لفظ

بہاولپور پارلیمانی بورڈ کو نامزدگیوں پر نظر ثانی کا اختیار دیدیا گیا

کراچی ۵ مئی مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ نے بہاولپور پارلیمانی بورڈ کو ٹکٹ کے امیدواروں کی درخواستوں پر نظر ثانی کرنے کا اختیار دیدیا ہے یہ فیصلہ عام انتخابات کے ملتوی ہو جانے کے نتیجے میں پیدا شدہ حالات کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ آج مرکزی پارلیمانی بورڈ کا ایک غیر معمولی اجلاس پاکستان مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین کی زیر صدارت دو گھنٹے تک جاری رہا مرکزی بورڈ نے خواجہ ناظم الدین کو اس سلسلے میں اپیلیں سننے کے اختیارات بھی تفویض کئے (۴) اطمینان بخش ہے اور تشویش کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے مشرقی بنگال کی غذائی صورت حال کو بھی تسلی بخش قرار دیا نیز کراچی کے متعلق بتایا کہ راشن کی مقدار میں جو کمی کی گئی تھی وہ جلد بحال کر دی جائیں گی۔ نیز امید ظاہر کی کہ اناج کی موجودہ قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا

تہران ۵ مئی۔ حکومت ایران بحرین پر اپنا حق ثابت کرنے کے لئے ان دنوں ضروری کاغذات جمع کر رہی ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کی اچانک وفات

مختصر کوائف اور احباب جماعت سے غائبانہ جنازہ کی درخواست

از مکرم ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

آج بعد چھ بجے صبح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب ریحان بوتالوی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضور نے اپنی علالت کے باوجود لمبی دعا فرمائی۔ نماز جنازہ کے بعد حضرت مولوی صاحب کی نعش کو جماعت کے مجمع کثیر نے کندھا دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں پہنچایا۔ دردمند دلوں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر کی تکمیل کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے آخری دعا فرمائی۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بہشتی مقبرہ کے مخصوص قطعہ میں جگہ دی گئی۔ اور اس قطعہ میں آپ کی پہلی قبر ہے۔ یہ قبر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مزار کے قریب ہے۔

حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ ۲۰ مئی ۱۸۸۱ء کو پیدا ہوئے تھے اور ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء کو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اور کل مورخہ ۳ مئی بروز ہفتہ نماز فجر سے پہلے ۷۱ سال کی عمر میں آپ نے جان آفریں کو جان سونپ دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی صاحب کی وفات ناگہانی طور پر حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ پر ضربۃ الشمس کا حملہ ہوا ہے۔ اور آپ نے اسے سرسری سمجھتے ہوئے اس کی زیادہ پروا نہ کی۔ حتیٰ کہ اپنے عزیزوں اور بچوں تک کو اپنی تکلیف سے آگاہ نہ کیا۔ ۲ مئی کی رات کو افاقہ محسوس کرتے ہوئے معمولی کھانے کے بعد سو گئے۔ مگر یہ نیند آخری نیند ثابت ہوئی علی الصبح ہماری خوشدامنہ صاحبہ نے جب اپنے مہربان رفیق زندگی خاوند کو نماز فجر کے لئے بیدار کرنا چاہا۔ تو وہ یہ حالت دیکھ کر سخت گھبرا گئیں اور فوراً اپنی نواسی صالحہ بنت قاضی محمد رشید صاحب کو اپنے بڑے فرزند برادرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور کو ان کے مکان سے بلانے کے لئے بھیجا۔ اس وحشت ناک خبر سے ہمارے اوسان بھی خطا ہو گئے۔ ایسے واقعہ کا بظاہر کوئی سان گمان تھا۔ ہم اسے سننے اور باور کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ مگر عزیز انعام الرحمٰن کے یقین دلانے پر میں، اپنی اہلیہ صاحبہ (حضرت مولوی صاحب کی چھوٹی صاحبزادی) اور سب بچوں کو لے کر فوراً ربوہ پہنچا مکان پر جا کر دیکھا۔ تو فی الواقعہ ہمارے محسن اور شفیق باپ دار آخرت کو سدھار چکے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تھوڑی ہی دیر میں احباب کا جم غفیر جمع ہو گیا۔ اور ہر شخص حضرت مولوی صاحب کے عمدہ اخلاق کا ثنا خواں تھا۔ مردوں نے ہماری تعزیت فرمائی۔ اور احمدی خواتین اندرون خانہ مستورات بالخصوص ہماری خوشدامنہ صاحبہ کی دلداری فرماتی رہیں۔ جزاہم اللہ خیراً

مکرم مولوی نور الحق صاحب اور خاکسار نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے رشتہ داروں کے آنے تک نعش کو رکھنے کے بارے میں مشورہ کیا۔ ان کے صائب مشورہ کے ماتحت اسی وقت لاہور نوشہرہ اور راولپنڈی آدمی بھیج کر اور تار کے ذریعہ اطلاع کر دی گئی۔ لاہور سے حضرت مولوی صاحب کے چھوٹے لڑکے ملک عنایت اللہ صاحب سلیم معہ اہل وعیال پہنچ گئے۔ نوشہرہ سے حضرت مولوی صاحب کی بڑی صاحبزادی ان کے خاوند قاضی محمد رشید صاحب اور بچے پہنچ گئے۔ راولپنڈی اور سرگودہا سے بھی بعض رشتہ دار اور دوسرے احباب جماعت جنازہ میں شریک ہو گئے غرض حضرت مولوی صاحب کے جملہ قریبی رشتہ دار موجود تھے۔ صرف ہمارے مجاہد بھائی اور حضرت مولوی صاحب کے منجھلے بیٹے عزیزم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا یہاں موجود نہ تھے۔ انہیں وکالت تبشیر نے جاکرتا میں بذریعہ تار اس سانحہ سے اطلاع کر دی ہے۔

مجھے آج ہی تدفین کے بعد ایک دن کے لئے سلسلہ کے کام کی خاطر لاہور آنا پڑا۔ اور میں رات کو ہی افسردگی اور کبیدگی کی حالت میں یہ سطور تحریر کرتے ہوئے تمام احباب سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت مولوی صاحب کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں۔ ان کی ساری اولاد بالخصوص مجاہد فرزند حافظ قدرت اللہ صاحب کے لئے نیز حافظ صاحب کی والدہ ماجدہ صاحبہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ بھی ہو۔ آمین

مکرم غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حبشہ میں تبلیغ اسلام

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب حبشہ سے تحریر فرماتے ہیں

یہاں سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ڈیرا اسینا گیا۔ اور وہاں کے عرب احمدیوں کی تعلیم و تربیت پر دو دن صرف کئے۔ چندہ برائے مسجد قریباً ۴۰۰ روپے جمع ہو گیا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ انہوں نے چندے دے کر عملاً اور فعلاً اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی برکت دیکھ لی ہے۔ ۵۰ پونڈ کے قریب چندہ تحریک جدید بھی جمع ہوا۔ "مکتوب المسیح الموعود الی المشائخ والعلماء" کا پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ یہ خدا تعالیٰ کی خاص ذرہ نوازی ہے کہ اس نے مجھ ناچیز آنریری مبلغ کو ایسے سینیا میں دو تین اور آنریری مبلغ عطا فرما دیئے ہیں۔ آخری ان میں ایک عرب محمد علی سلیمان ہے۔ جو اب تک سو دو سو آدمیوں کو تبلیغ کر چکا ہے۔ ایک اور آنریری مبلغ امان العطاء ہے۔ جو خفیف سی قید میں ہے رہا ہونے والا ہے۔ قید خانہ میں بھی مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف حمامۃ البشریٰ سناتا رہتا ہے۔ چنانچہ دس آدمی قید خانہ میں بیعت کر چکے ہیں۔ اللہ کا فضل یہ ہوا کہ وہ سب بیعت کے اگلے دن ہی رہا ہو گئے۔ محمد علی سلیمان صاحب اب تک بہا زی کتب "التبلیغ" "مکتوب المسیح الموعود" "حمامۃ البشریٰ" اور "تحفہ شہزادہ ویلز" کا عربی ترجمہ اور کتب مولوی محمد شریف صاحب فاضل دور دور کے علاقوں میں بھیج چکے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ احباب مجھ ناچیز کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حبشہ میں احمدیت کے استحکام و اشاعت کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور اہل حبشہ کو احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکالت تبشیر)

دعائے مغفرت

میرا پھوپھا زاد بھائی عزیزم چوہدری محمد نواز خان (پسر چوہدری سردار خان صاحب سیلز ٹیکس آفیسر) راولپنڈی بعمر ۲۳ سال عرصہ قریباً ۱½ سال بستر علالت پر گزار کر بعارضہ استسقاء مورخہ ۳۰/۴ کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز مرحوم ایک ہونہار بچہ تھا۔ سیکنڈ لفٹننٹ بھرتی ہوا۔ مگر موت کے پنجے نے عین عنفوان شباب میں دبوچ لیا عزیز بڑا ہی ہنس مکھ اور زندہ دل تھا لمبی بیماری کو جس صبر و سکون سے برداشت کیا وہ اسی کا حصہ تھا۔ آخری دم تک والدین کو حوصلہ اور تشفی دیتا رہا۔ ابھی دو ہی سال ہوئے کہ عزیز کی تقریب نکاح بڑی خوشیوں میں ہوئی۔ اور رخصتانہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں کہ اللہ کو پیارا ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے غمزدہ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور عزیز مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

غمزدہ بشیر احمد اتیانہ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر

تصحیح

گزشتہ شماروں میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کے مضمون میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے متعلق الہام اذکر نعمتی خدیجتی چھپتا رہا ہے۔ اصل الہام اشکر نعمتی رئیت خدیجتی ہے۔ احباب تصحیح

درخواست ہائے دعا

عاجز طویل عرصہ سے بیمار ہے۔ نیز دیگر کئی قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب عاجز کی صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد خان نیازی دارسیتی ٹوریم (۲) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے ان غموں اور تکالیف سے نجات دے۔ جن میں میں اپنی نادانی سے گرفتار ہوں۔ فتح محمد شرما کراچی (۳) میرے بھائی صاحب نے ایک محکمانہ امتحان دیا ہے اس میں کامیابی کے لئے نیز خاکسار F.S.C کا امتحان دے رہا ہے نیز میری بھانجی کا نتیجہ ۱۵ مئی کو نکلنے والا ہے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں عبد الوہاب راولپنڈی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

اسلامی ممالک کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

موقر انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے اپنی اشاعت ۲۸ مئی ۱۹۵۲ء کے مقالہ افتتاحیہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کی حالیہ تقریر پر جو انہوں نے مؤتمر کی دعوت طعام پر فرمائی تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے

"چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے وزرائے اسلامی ممالک کی مجوزہ کانفرنس کے متعلق پھر اس بات کو دہرایا ہے کہ یہ صرف ایک مشاورتی چیز ہوگی۔ جس کی کوئی نہ تو مخصوص پالیسی ہوگی۔ اور نہ پروگرام ہوگا۔ اور یہ کہ یہ نہ تو کسی کے اور نہ کسی بات کے خلاف ہوگی۔

چوہدری صاحب کی تقریر کا یہ خلاصہ بیان کرکے معاصر لکھتا ہے۔

"شائد یہی وجہ ہے کہ کیوں لوگوں کے ذہن اس خیال کو اپنا نہیں سکے۔ اور تقریباً دو مہینہ کے عرصہ میں جب سے اس کی ابتدا ہوئی ہے اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا وزیر خارجہ کس طرح امید کرسکتے ہیں۔ کہ اس معاملہ کے لئے جو نہ تو کسی کے حق میں ہے۔ اور نہ کسی کے خلاف اور جس کا مقصد اس کے سوا کوئی نہیں کہ ع

نشستند و گفتند و برخاستند

لوگ اپنی نیندیں حرام کردیں گے بیشک اسلامی ملکی قانون میں "شوریٰ بینھم" کا اصول اساسی حیثیت رکھتا ہے مگر ہوائی اور خیالی معاملات کے متعلق مشاورت بے معنی ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بڑی بے حقیقت اور غیر معقول ہے کہ یہ کہا جائے کہ اسلامی دنیا کے سامنے تو کوئی ایسے اہم مسائل موجود نہیں جن کے لئے مشترکہ اقدامات کی ضرورت ہو۔ اور اسلامی ممالک اپنے وزرائے اعظم کراچی محض تفریح کے لئے بھیجیں۔" (سول ۲۸ مئی ۱۹۵۲ء)

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ معاصر نے یہ مقالہ لکھتے وقت نہ تو چوہدری ظفر اللہ خان کا وہ ابتدائی بیان جو انہوں نے مصر میں اس امر کے متعلق دیا تھا زیر غور رکھا ہے اور نہ ان کی حالیہ تقریر کو سمجھنے کی کوشش کی ہے اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ اے پی پی کے رپورٹر نے کہاں تک چوہدری ظفر اللہ خان کی تقریر صحیح طور پر رپورٹ کی ہے۔ اگر معاصر اسی رپورٹ کے الفاظ پر غور فرماتے۔ تو ان پر واضح ہوجاتا کہ چوہدری صاحب کا کیا مطلب ہے:-

چوہدری صاحب کی تقریر کی جو رپورٹ خود سول کی اشاعت ۲۸ مئی میں شائع ہوئی ہے۔ سول نے خود اس کی ابتدا الفاظ ذیل سے کی ہے۔

"پاکستان کی تجویز کا مطلب اس سے زیادہ نہیں ہے۔ کہ آزاد ممالک کے درمیان استمداد باہمی کو عملی جامہ پہنانے کا یہ ایک افادی طریق کار ہے۔ مؤثر استمداد باہمی کی تعمیر کے لئے یہ ایک قدم ہے پہلا قدم۔ بلکہ پہلا قدم بھی نہیں صرف ابتدائی قدم"

معاصر کو چاہیئے تھا کہ چوہدری صاحب کی تقریر کے ان الفاظ کو زیر غور رکھ کر رپورٹ کا مطالعہ کرتے۔ پھر اگر وہ باقی حصہ رپورٹ پر غور کرتے۔ تو معاصر کو قطعاً یہ کہنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ کہ چوہدری صاحب کی تجویز کا ماحصل صرف یہ ہے کہ اسلامی ممالک کے وزرائے اعظم صرف تفریح کے لئے کراچی آئیں۔ بیٹھ کر باہمی باتیں کریں۔ اور اٹھ کھڑے ہوں۔

چوہدری صاحب نے صاف الفاظ میں کہا ہے کہ

"اسلامی ممالک کے وزرائے اعظم کو اس لئے دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ اسلامی ممالک کے مشترکہ مسائل کے متعلق مشورہ کرنے کا ایک دستور وضع کریں"

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ایک نہایت ابتدائی قدم کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے پالیسی اور پروگرام کے متعلق اس سے زیادہ کیا کہا جاسکتا ہے معاصر کو شائد یاد ہوگا کہ چوہدری صاحب نے اس ضمن میں جو ابتدائی بیان مصر میں دیا تھا۔ اس میں یہ بات واضح کردی تھی کہ خود یہ مجلس شوریٰ دراصل ایک ابتدائی قدم ہوگا۔ اور اس میں تمام ان مسائل پر غور و فکر کیا جائے گا۔ جن کا تعلق اسلامی ممالک سے ہے۔ یقیناً تمام مسائل میں وہ مسائل بھی آجاتے ہیں۔ جن کا ذکر معاصر نے اپنے افتتاحیہ میں اسلامی ممالک کے موجودہ نہایت اہم مسائل کے طور پر کیا ہے

ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ معاصر نے شاید یہ سمجھا ہے۔ کہ یہ دعوت ایک ایسی انجمن بنانے کے لئے دی گئی ہے۔ جس کو عرف عام میں اسلامی بلاک کہا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی وقت یہ اسلامی بلاک کی صورت اختیار کرلے۔ مگر اس کی موجودہ تشکیل و تنظیم ہرگز بطور اسلامی بلاک کے نہیں ہوگی۔ چوہدری ظفر اللہ خان ایسے محدود النظر ہستی نہیں ہیں۔ کہ وہ کوئی ایسی تجاویز پیش کرتے جن کو موجودہ حالات میں جامہ عمل تو نہ پہنایا جاسکتا۔ اور جو محض نعرہ بازی پر جاکر ختم ہوجاتی ہیں جس سے بجائے فائدہ اٹھانے کے نقصان ہی ہوسکتا ہے۔ ایسی تجاویز ماضی قریب میں بڑے بڑے لوگوں کی طرف سے پیش کی جاچکی ہیں۔ اور معاصر جانتا ہے کہ انجام کیا ہوتا رہا ہے۔

چوہدری صاحب یہ بات بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ مجلس ایسی نہیں ہوگی۔ جو ان ممالک پر جو اس میں شامل ہوں گے۔ بطور حاکم اعلےٰ کے ہوگی۔ اور جس کے فیصلے ایسے احکامات کا درجہ رکھتے ہوں گے جن کا ماننا سب پر فرض ہوگا۔ اس کی سیدھی وجہ یہ ہے کہ کوئی آزاد ملک ایسی دخل اندازی کو موجودہ حالات میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اسی مغالطہ سے بچنے کے لئے چوہدری صاحب کو ایسی زبان استعمال کرنے کی ضرورت ہوئی ہے۔ جس سے معاصر اس مغالطہ میں پڑ گیا ہے۔ جس میں بعض دوسرے لوگ بھی پڑ گئے ہیں۔ اور جو اتنا سادہ ہے۔ کہ خود چوہدری صاحب کو کہنا پڑا کہ خود اس مسئلہ کی سادگی نے ہی بہت لوگوں کو اس کے سمجھنے سے باز رکھا ہے۔

چونکہ آج دنیا میں اعزاض کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے عام ذہنیت میں اسلام کا یہ زریں اصول سمانا ذرا مشکل ہے۔ کہ شوریٰ بینھم سے غرض کسی کو ضرر پہنچانا یا کسی کے خلاف بدی سوچنا نہیں ہے۔ اس لئے دنیا کے موجودہ ماحول میں یہ ایک نیا اور انوکھا تجربہ ہے۔ اور اگر معاصر غور کرتا تو اس پر واضح ہو جاتا کہ یہ وہی بات ہے جس کو پاکستان اپنی ابتدا سے واضح کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ پاکستان کو اسلامی ممالک کے معاملات سے بے حد دلچسپی ہے۔ اور وہ ہر طرح سے ان کی بہبودی چاہتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے حتی الوسع ان کو امداد دینے کے لئے تیار ہے مگر وہ دوسروں کے خلاف کسی مخالفانہ اور معاندانہ جذبہ سے ایسا نہیں کر رہا۔ اور نہ اپنی لیڈرشپ قائم کرنے کے لئے کر رہا ہے۔ بلکہ ایک مومن کی طرح بےغرضانہ خدمت کے طور پر کرنا چاہتا ہے۔ جس سے اسلامی ممالک کے مفادات خاص طور پر اور تمام دنیا کے مفادات عام طور پر وابستہ ہیں:-

معاصر نے اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ چوہدری صاحب نے یہ تقریر بعض اعتراضات کا جواب دینے کے لئے فرمائی ہے۔ یہ اعتراضات دوگونہ ہیں۔ بعض مسلم ممالک کا یہ خیال ہوگا کہ شائد پاکستان اپنی لیڈرشپ کے لئے بعض دوسری مجالس کو جیسا کہ عرب لیگ ہے ضرر پہنچانے کے لئے کر رہا ہے۔ پھر غیر مسلم اقوام شائد یہ سمجھیں کہ یہ ان کے خلاف معاندانہ محاذ قائم کیا جارہا ہے حالانکہ مجوزہ کانفرنس کے پیش نظر کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اگر جیسا کہ شائد معاصر کا خیال ہے۔ اس کو ہونا چاہیئے۔ یہ مجلس اسلامی ممالک پر بطور حکم کے ہوتی۔ تو یہ اعتراضات نہایت قوی ہوتے۔ جن کا کوئی جواب نہیں ہوسکتا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ غیر مسلم ممالک ہی نہیں۔ بلکہ اسلامی ممالک بھی اسکی سخت مخالفت کرتے۔

شائد معاصر کا یہ خیال ہے کہ نرے مشوروں کا کوئی فائدہ نہیں اس کا جواب بھی چوہدری صاحب کی تقریر میں موجود ہے۔ جہاں انہوں نے فرمایا ہے کہ

"ان تمام مسائل میں سے ہر ایک کے متعلق ہم محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہم کو دوسروں سے مشورہ کرنے کا موقعہ ملتا تو جو کچھ ہم نے اب تک کیا ہے۔ ہم اس سے زیادہ کرسکتے۔ اور وہ زیادہ مؤثر بھی ہوتا۔ اس لئے باہم مشورہ میں بڑا فائدہ ہے۔"

باقی معاصر نے جو کچھ ان مسائل کے متعلق فرمایا ہے۔ جن سے اسلامی ممالک کو یا اسلام کو واسطہ پڑ رہا ہے یا پڑے گا۔ اور اس نقطۂ نظر سے چوہدری صاحب کی توجیہات پر اعتراض کیا ہے۔ تو اس کے متعلق اتنا کہنا ہی کافی ہے۔ کہ اگر معاصر چوہدری صاحب کی مجوزہ سکیم کو اچھی طرح سمجھ لیتا۔ تو اپنی یہ تمام تنقید خود اس کی نظر میں بھی بے معنی ہوجاتی یہ کون نہیں جانتا کہ اسلام کو ایک عالم کے خلاف لڑنا ہے۔ اور تمام ایسی لادینی تحریکوں پر غالب آنا ہے۔ جو اس وقت مشرق و مغرب میں مقبول عام ہو رہی ہیں۔ مگر اس وقت جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ اس مجاہدہ کی ابتدا کس طرح سے کی جائے جس سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جاسکے۔ یعنی اسلامی ممالک اپنا کام کہاں سے شروع کریں۔ پہلا عملی قدم کیا ہونا چاہیئے۔ چوہدری صاحب کی رائے میں بہترین پہلا قدم یہی ہے کہ اسلامی ممالک کے وزرائے اعظم اکٹھے ہو کر مشترکہ مسائل کے متعلق غور کریں۔ اور بغیر کسی قسم کے جبر کے ہر ملک اپنے اپنے ماحول کے مطابق پوری آزادی کے ساتھ مشورہ سے فائدہ اٹھائے۔ اگر معاصر کے خیال میں اس کام کے لئے کوئی بہتر تجویز ہو تو اس کو منظر عام پر لانا چاہیئے:-

پاکستان پارلیمنٹ میں چوہدری محمد ظفراللہ خاں کی ایک تقریر اور "ویر بھارت"

کیا ہندو شاستروں میں تبدیلی کے لئے تیار ہیں؟

(از مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ)

پاکستان قانون ساز اسمبلی میں جب اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخاب کا بل پیش کیا گیا۔ تو اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے اس بل کی اس بنا پر مخالفت کی کہ چونکہ اچھوت مذہبی اور قومی لحاظ سے ہندوؤں کا ایک جز ہیں۔ اور ان میں کوئی تفریق نہیں۔ اس لئے حکومت کا اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخاب کی سفارش کرنا اقلیتوں کے حقوق پر چھاپہ مارنا ہے۔ پارلیمنٹ میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ چونکہ اچھوتوں نے خود اس حق کا مطالبہ کیا ہے۔ اس لئے حکومت مجبور ہے۔ کہ وہ کسی اقلیت کے جائز مطالبہ کو نظر انداز نہ کرے۔ اچھوتوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا ہندوؤں کے ساتھ نہ تو مذہبی اور نہ ہی مجلسی تعلق ہے۔ چنانچہ اس کی تائید میں چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے ہندو دھرم گرنتھوں سے بہت سے حوالہ جات پیش کئے۔ اور ثابت کیا کہ اچھوت مذہبی اور قومی لحاظ سے ہندوؤں کا جز نہیں۔ بلکہ ہندوؤں نے بعض مخصوص سیاسی مفاد کی خاطر اپنے میں شامل کر رکھا ہے۔ ہم اس بل کو واپس لینے پر غور کریں گے۔ اگر سورن ہندو اس بھیانک تعلیم کو جو کہ اچھوتوں کو ہندوؤں میں شمار کرنے سے روکتی ہے۔ اپنے شاستروں سے نکال دیں۔ لیکن نہ ہی پارلیمنٹ میں اور نہ اس وقت تک کسی سورن ہندو کو یہ جرأت ہوئی ہے۔ کہ وہ اس مطالبہ کو منظور کرے۔ ہاں ہندوستان کے بعض اخبارات نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے سخت کلامی کی ہے۔

چنانچہ ویر بھارت امرتسر نے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر پر "پنڈت ظفر اللہ" کے ماتحت ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں اس نے اپنے سارے مضمون میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ کہ شاستروں کی تعلیم اچھوتوں کے متعلق نادرست ہے۔ یا اعلیٰ ذات کے ہندو شاستروں کی اس بھیانک تعلیم پر غور کریں گے جیسا دعویٰ ہے۔ کہ نہ صرف ویر بھارت بلکہ ہندوؤں کا کوئی اخبار بھی خواہ وہ اپنے آپ کو اچھوتوں کا کتنا بھی ہمدرد ظاہر کرے۔ یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ شاستروں میں تبدیلی کرنے کی تائید کرے۔ ہندوؤں میں سب سے زیادہ اچھوت ادھار کا موید آریہ سماج ہے۔ لیکن جب اس کے بانی سے بھی اچھوت اور برہمن کی برابری کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ کہ برہمن اور شودر ایک نہیں ہو سکتے۔ خواہ شودر نے کتنے وید اور شاستر پڑھے ہوں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی سے ان کے لیکچر کے دوران میں یہ سوال کیا گیا۔ کہ آپ کی تقریر سے یہ ثابت ہے۔ کہ اگر کوئی شودر جو چاروں وید اور شاستر پڑھ کر پنڈت بن گیا ہو۔ تو کیا اس کا نکاح برہمن کی لڑکی سے جائز ہے۔ اور کیا برہمن کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ بلا روک اپنی لڑکی ایسے پنڈت بنے ہوئے اچھوت کو دے دے۔ اس پر سوامی دیانند جی نے فرمایا۔ کہ نہیں کیونکہ اگرچہ اس نے چاروں وید اور شاستر پڑھ لئے ہیں۔ لیکن چونکہ ابھی تک بوئے رذالت اس کے دماغ میں باقی ہے۔ اس لئے برہمن کی لڑکی کا اچھوت کے ساتھ منسوب ہونا درست نہیں۔

(جیون چرتر $\frac{۱}{۶۷}$)

اگر بقول ہندو اخبارات کے اچھوت واقعی ہندو ہیں۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے۔ تو پھر ان کو چاہیئے کہ وہ آریہ سماج سے کہیں۔ کہ اپنے گرو جی مہاراج کی اس تعلیم کو ان کے جیون چرتر سے نکال دیں۔ اور جب وہ نکال دیں۔ پھر ان کا حق ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو کہیں۔ کہ اب ہم میں اور اچھوتوں میں کوئی بعد نہیں۔ پھر جب ہم دھرم شاستر پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ "شودر اگر وید سن لے۔ تو سیسہ اور لاکھ اس کے کان میں بھر دینا چاہیئے۔ اور اگر وہ وید کی تلاوت کرے۔ تو اس کی زبان کاٹ دینی چاہیئے۔ اور اگر وہ منتر یاد کرے۔ تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے۔

(اتری سمرتی $\frac{۱}{۱۹}$)

(۲) جپ ہوم وغیرہ برہمنوں کا کام ہے۔ اگر یہ کام شودر کرے۔ تو راجہ اس کو قتل کر دیوے۔

(۳) جو شودر برہمن کو اپدیش کرے۔ تو راجہ اس کے منہ اور کان میں گرم تیل ڈالے۔ منو $\frac{۸}{۲۸۲}$

(۴) جو شودر بلند آواز سے برہمن وغیرہ کا نام اور ذات کو کہے۔ تو اس کے منہ میں بارہ انگل کی میخ آہنی جلتی ہوئی ڈالنی چاہیئے۔ منو $\frac{۸}{۲۷۱}$

(۵) اگر شودر برہمن سے سخت کلامی کرے۔ تو اسکی زبان باہر نکال دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ جن دکول کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ان کی توہین کرتا ہے منو $\frac{۸}{۲۷۰}$

(۶) جو شودر برہمن کے بال و پاؤں و داڑھی وغیرہ کو پکڑے اس کا ہاتھ کاٹ دینا چاہیئے۔ اور یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اس کو تکلیف ہوگی۔

(۷) اگر کھشتری کسی برہمن کو چور کہے۔ تو ۱۰۰ پن (ایک سکہ) جرمانہ دیوے۔ اور اگر ویش ہے۔ تو ۲۰۰ پن۔ اور اگر شودر ہے۔ تو قطع عضو کے لائق ہے۔ (منو $\frac{۸}{۲۶۷}$)

موجودہ حوالہ جات جو کہ منو مہاراج نے بیان فرمائے ہیں۔ اور جن میں شودروں کے متعلق اس قدر بھیانک تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اس کو پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب ویر بھارت کی کیا رائے ہے۔ کیا وہ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ موجودہ منو سمرتی میں سے ان شلوکوں کو نکال دیا جائے۔ اگر وہ اس کے لئے تیار ہیں۔ تو پھر ان کو چاہیئے۔ کہ وہ دلیری سے اس بات کا اعلان کریں۔ کہ چونکہ مندرجہ بالا شلوک ایسے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ کرنے کا بہانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس لئے ان شلوکوں کو منو سے باہر نکال دینا چاہیئے۔ اگر ایڈیٹر صاحب ویر بھارت اور دوسرے مہاسبھائی ذہنیت کے اخبار یہ اعلان اخباروں میں کر دیں۔ تو پھر ان کے کسی مطالبہ پر غور ہو سکتا ہے۔

"شودر کے ہاتھ کا کھانا"

پھر دوسری بات یہ ہے کہ اگر واقعی اچھوت ہندو ہیں۔ تو پھر ان کے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے سے شاستروں نے کیوں منع فرمایا ہے۔ شاستر کہتے ہیں کہ

جو برہمن ایک ماہ تک شودر کے گھر کا اناج کھاتا ہے۔ وہ اسی جنم میں شودر ہو جاتا ہے۔ اور مرنے کے بعد کتا بنتا ہے۔

اگر شودر کا کھانا کھا کر جو برہمن اپنی عورت سے بھوگ کرتا ہے۔ اس سے جو اولاد ہوگی۔ وہ شودر ہوگی۔ کیونکہ اس نے شودر کا کھانا کھا کر بھوگ کیا تھا۔

مرنے کے وقت اگر کسی برہمن کے پیٹ میں شودر کا اناج ہو۔ تو وہ مرنے کے بعد گاؤں کا سؤر بنتا ہے۔ اتری سمرتی $\frac{۱۲}{۳۳، ۳۴، ۳۵}$

اگر اچھوت واقعی ہندوؤں کا ایک جز ہیں۔ تو پھر یہ تعلیم جس میں برہمنوں کو شودروں کے ہاں کھانا کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی برہمن بھولے سے کھائے تو اس کو سخت سزا کا حکم ہے۔ شاستروں سے نکال دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس تعلیم کے ہوتے ہوئے ایک حق پسند کہہ سکتا ہے۔ کہ اگر اچھوت ہندو ہیں۔ تو پھر ان کے ہاں کھانا اور پینا پاپ کیوں۔ اگر یہ تعلیم درست نہیں تو شاستروں سے نکال دیں۔ اور اگر نکال نہیں سکتے۔ تو پھر یہ کیوں دعوے کرتے ہو۔ کہ اچھوت ہندوؤں کا ہی ایک جز ہیں۔

اچھوتوں کے ساتھ چھونا

پھر اگر بقول ویر بھارت کے اچھوت ہندو ہیں۔ تو پھر شاستروں نے ان سے چھونا یا ان سے ملنا یوں پاپ کہا ہے۔ اور اگر کوئی اونچی ذات کا ہندو بھول کر بھی اچھوتوں سے چھو جائے۔ تو اس کو اس کا کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

لکھا ہے۔ کہ جس درخت پر چنڈال چڑھ کر اس کے پھل کھا رہا ہو۔ تو اگر اس درخت کے اوپر چڑھ کر برہمن بھی پھل کھائے۔ تو اس کو چاہیئے کہ وہ برہمنوں کے مشورہ سے کپڑوں سمیت نہا کر اور ایک رات بھوکا رہے۔ اور پھر گائے کا گوبر۔ دہی۔ دودھ۔ مکھن۔ پیشاب وغیرہ ملا کر پیئے۔ تب جا کر اسکی شدھی ہوگی۔

پھر لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی برہمن اچھوت کے ساتھ چھو جائے۔ تو وہ دو دن رات تک روزہ رکھے اور کچھ نہ کھائے۔ اس کے بعد پنچ گویہ (گائے کا گوبر پیشاب وغیرہ) پیئے۔ اور اگر کوئی برہمن بغیر اس کفارہ کے مر جاتا ہے۔ تو وہ مر کر اگلے جنم میں گاؤں کا سؤر بنتا ہے۔

اتری سمرتی $\frac{۸}{۱۲، ۱۳}$

اچھوتوں سے چھونے اور اس کے کفارہ کے اور بھی بہت سے شلوک ہیں۔ لیکن مضمون کی طوالت کی وجہ سے ان کو نہیں لکھا گیا۔

ہاں ویر بھارت کے ایڈیٹر صاحب سے اتنا تو دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ کیا یہ تعلیم جو شاستروں کی بیان کی گئی ہے۔ یہ درست ہے۔ اگر درست ہے۔ تو پھر آپ کا چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر پر غیض و غضب کا اظہار کرنا بے معنی ہے۔ جبکہ انہوں نے نہایت واضح الفاظ میں فرما دیا تھا۔ کہ اگر یہ تعلیم ہندو شاستروں سے نکال دی جائے۔ جو کہ انسانیت کے لئے ایک دھبہ ہے۔ تو میں اپنے الفاظ واپس لوں گا۔ لیکن ابھی تک نہ تو کسی اونچی ذات کے ہندو میں اور نہ ہی ایڈیٹر ویر بھارت میں یہ ہمت ہوئی۔ کہ وہ اپنے دھرم شاستروں سے اچھوتوں کے متعلق بھیانک تعلیم نکال دینے کی تائید میں آواز بلند کر سکے۔ باقی رہ گیا ہندوؤں کا اچھوتوں کے مطالبہ جداگانہ انتخاب پر گھبرانا تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آج نہیں تو کل ضرور بھارت میں بھی اچھوتوں کی بیداری کی وجہ سے حکومت کو یہ نظریہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ اچھوت ہندو سماج کا انگ نہیں۔ اور ہندوستانی محض اپنی سیاسی غرض کے ماتحت ان کو ہندوؤں میں شمار کر رہے ہیں۔ یہ میری ہی رائے نہیں بلکہ محترم ایڈیٹر صاحب ویر بھارت بھی میری تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ "مہاتما گاندھی کے مرن برت کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اچھوت ادھار کی آواز بلند ہوئی۔ اس رد عمل کو کوئی طاقت روک نہ سکتی تھی۔ اچھوتوں کو ہندو سمجھا جائے۔ ان کو کنوؤں سے پانی لینے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ انہیں دیو درشنوں کا حق ہے۔ اس قسم کی اور عجز سے بھری ہوئی

(باقی صفحے پر)

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین اعلی اللہ درجاتہا فی الجنۃ

کے حضور چند حقیر جذبات کا اظہار

از حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ قادیان

میں ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۴ء میں بچپن میں اپنے گاؤں فیض اللہ چک سے قادیان آیا مجھے میرے ماموں حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ ساتھ لائے تھے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کیا تھا۔ میرے والد صاحب جو گول کمرہ میں ہی فوت ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین علیہ السلام بخوبی جانتے تھے۔

حضور اقدس علیہ السلام نے میرے پیش ہونے پر میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے لئے وظیفہ کی سفارش فرمائی۔ اس وقت تین روپیہ ماہوار سے زیادہ کسی شخص کا بھی وظیفہ نہ تھا لیکن حضرت اقدس علیہ السلام کی شفقت خاص سے اس عاجز کا وظیفہ پانچ روپیہ ماہوار مقرر ہوا۔

میری ممانی (حضرت حافظ حامد علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ) حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں رہتیں۔ اور ان کا وہیں کھانا پینا اور رہائش تھی۔ میں بھی ابتداء میں ان کی وجہ سے اکثر وہیں رہتا تھا۔ میں نے حضرت اماں جان کا سلوک و احسان جو اپنے متعلق دیکھا۔ اور جو دوسروں کے متعلق مشاہدہ کیا۔ وہ ایک نہ بھولنے والی داستان ہے۔ جس کی یاد میرے ذہن اور قلب پر منقوش ہے۔ اور جس کی وجہ سے ہر وقت میرے دل کی گہرائیوں سے آپ کے لئے اور آپ کی سب اولاد کے لئے دعائیں نکلتی رہتی ہیں۔

جب بھی حضرت اماں جان اپنے کسی صاحبزادہ یا صاحبزادی کو کوئی مٹھائی یا کھانے پینے کی کوئی چیز دیتیں تو اس خادم غلام زادے کو بھی کبھی فراموش نہ کرتیں۔ گو میں بورڈنگ میں رہتا تھا۔ لیکن کثرت سے اور بار بار "الدار" میں آنے اور رہنے کی سعادت ملتی رہتی تھی۔ اور بہت ہی کثرت سے حضرت اقدس مسیح موعود ع کے تبرک کے کھانے کا بھی موقعہ ملتا تھا۔

میری والدہ جس نے مجھے جنا اس کا دودھ شاید میں نے پیا ہوگا۔ لیکن اس سے زیادہ اس کی پرورش کا مجھے علم نہیں۔ حضرت اماں جان رض ہی تھیں جنہوں نے مجھے جب میں اپنی ممانی کے ساتھ الدار میں بود و باش رکھتا تھا۔ میری پرورش اور ہر طرح خبر گیری کی۔ یہ احسانات حضرت اماں جان کے صرف مجھ پر ہی نہ تھے بلکہ مجھ جیسے بیسیوں غلاموں کی زندگی کا ہر ہر لمحہ حضرت ممدوحہ کے احسانات کا رہین تھا۔ میری آنکھیں اشکبار ہیں۔ اور دل درد سے بھرا ہوا ہے لیکن سوائے خدائے ذوالجلال کے حضور اماں جان رض اور حضرت ممدوحہ کی اولاد و لواحقین کے لئے دعا اور التجا کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔

میرے دل و دماغ میں اس زمانہ کی پرسرور یاد ابھی تک تازہ ہے۔ جب حضرت اماں جان رض کے صحن میں ہاں اسی صحن میں جہاں حضرت اماں جان رض اپنے ارضی جسم کے ساتھ دوبارہ نہ آئینگی) میں اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب رض اور کبھی صاحبزادگان میں سے کوئی کبڈی کھیلا یا کشتی کیا کرتے تھے۔ اور میری ممانی اس شور و شغب کی وجہ سے مجھے کبھی ڈانٹ بھی دیا کرتیں۔ لیکن حضرت اماں جان رض ہماری بچپن کی اٹھکیلیوں پر بازپرس نہ فرماتیں۔

مجھے وہ زمانہ بھی یاد ہے۔ جب ہمارے آقا اور خدا تعالیٰ کے پیارے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع حضرت ام المومنین علیہا السلام کے باغ میں تشریف لے جاتے تو ہم بچے بھی ساتھ ہوتے۔ دونوں آقاؤں کے سامنے ہم درختوں سے شہتوت اور لوکاٹ وغیرہ کے پھل توڑتے اور کھاتے لیکن ہمارے یہ محسن و مہربان اس پر کبھی گرفت نہ کرتے۔ بلکہ ہماری خوشی سے حقیقی خوشی اور راحت محسوس کرتے اور ہم حقیقت میں یہی سمجھتے کہ یہ باغ اور اسکے پھل ہماری ہی ملکیت ہیں۔

حضرت اماں جان رض کی شفقت اور احسان کا سلوک صرف میرے بچپن تک ہی محدود نہ رہا۔ بلکہ جب میں قابل شادی ہوا تو میری شادی کے جملہ انتظامات بھی حضرت اماں جان رض اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ اور میرے آرام و سہولت کا ہر طرح خیال فرماتے رہے۔ جو ناز اور اعتماد کسی بیٹے کو اپنے حقیقی والدین پر ہو سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمیں حضرت اماں جان پر تھا۔ ایک دفعہ کسی تقریب پر حضرت اماں جان نے میری بیوی یا اس کی بہن کو نہ بلایا۔ جس پر وہ روٹھ گئی تو حضرت اماں جان نے ازراہِ شفقت خاص طور پر ان کو بلوایا۔ اور دلداری کی۔ میں اسباب کو تحدیث بالنعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ بسا اوقات کئی ایک کام جو حضرت اماں جان رض اپنے دوسرے خدام سے زیادہ عمدگی سے کروا سکتی تھیں اس خادم اور غلام کے سپرد فرماتیں۔ حالانکہ مجھ سے زیادہ اہل موجود ہوتے۔ اس کی وجہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ حضرت ممدوحہ پرانے تعلق کو مدنظر فرماتیں۔

میں اس وقت حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت اور حالات کے متعلق تفصیل سے کچھ لکھ نہیں سکتا۔ حضرت ممدوحہ کی فرقت نے نڈھال کر دیا ہے۔ آخر میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ حضرت اماں جان کو میں نے اپنی زندگی میں بہترین اخلاق والی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجیت کی بہترین طور پر اہل پایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ زمانہ کی مستورات میں صرف یہی وجود تھا۔ جو ہر طرح خدا تعالیٰ کی خدیجہ ـــــ اس کی نعمت۔ مقدس خاندان کی بانی اور طالمود اور حدیث شریف کی موعودہ ہونے کی اہل تھیں۔ خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور فضل اس مقدس ہستی اور اس کی مقدس اولاد اور اولاد در اولاد پر ہوں اور خدا تعالیٰ قیامت تک اس کے سلسلہ کو بابرکت و ممتاز رکھے اور آپ کو اپنے مقدس آقا کے پہلو میں اعلیٰ مقام پر جس کی وہ مستحق ہیں فائز فرمائے۔

اٰمین

(ہفت روزہ "بدر" قادیان ۲۷ اپریل ۵۲ء)

ایک نیکی دوسری نیکی کیلئے

رستہ کھول دیتی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک مکتوب مبارک میں سے ایک اقتباس احباب کے ازدیاد ایمان و عمل کے لئے درج ذیل ہے:-

"مجھے یقین ہے کہ اگر آپ (تحریک جدید میں) حصہ لیں گے۔ تو اول تو اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات کو بھی دور فرماوے گا۔ نہیں تو کم سے کم آپ مرنے کے بعد خدا اور اس کے رسول ص سے شرمندہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اگر آپ اس دفعہ تھوڑا بھی حصہ لیں گے تو ایک دن ایسا آجائیگا کہ آپ بشاشت کے ساتھ اور آسانی کے ساتھ زیادہ حصہ بھی لے سکیں گے۔ کیونکہ ایک نیکی دوسری نیکی کے لئے رستہ کھول دیتی ہے۔"

(وکیل المال تحریک جدید)

تحریک جدید کی مطبوعات

ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہمیشہ سلسلہ کا لٹریچر خریدتا رہے۔ سلسلہ کی کتب ایک ہتھیار ہیں جن کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تحریک جدید کی مندرجہ ذیل کتب ہمارے پاس موجود ہیں۔ خود بھی خریدیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں۔

۱۔ تفسیر کبیر پارہ اول نور رکوع ۶ — ۸ — ۰

۲۔ تفسیر کبیر پارہ عم حصہ سوم ۶ — ۸ — ۰

۳۔ تفسیر سورہ کہف ۱ — ۸ — ۰

۴۔ نیو ورلڈ آرڈر (انگریزی) ۱ — ۰ — ۰

۵۔ اسلام اور ملکیت زمین ۲ — ۸ — ۰

(وکیل التجارت ربوہ ضلع جھنگ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بڑی ہمشیرہ تاحال بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ سابلی سینی ٹوریم میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے آمین (محمود احمد دار الشفا خانیوال)

۲۔ میری لڑکی امتہ الباری بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ نیز خاکسار کی ہمشیرہ شریفہ بیگم و حمیدہ بیگم کی صحت عرصہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت و درازی عمر بخشے۔ آمین

خاکسار خواجہ عبدالحی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم شہر

حضرت ام المومنین رضؓ کا نام زندۂ جاوید ہے

(از محترمہ امۃ الحمید صاحبہ ایم اے)

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی وفات سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کی جماعت اور ہم جیسے آپ کے خادموں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ آپ کی ذات بابرکات سے ہزاروں ہزار برکتیں وابستہ تھیں۔ جو آپ کے عقیدتمندوں پر ہر آن و ہر لحظہ نازل ہوتی رہتی تھیں۔ آپ کی مقدس ہستی خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور نعماء کی آماجگاہ تھی۔ اپنے مسیح کے واسطے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو اس بزرگ ہستی کا خاص لحاظ تھا۔ بلکہ میں تو کہتی ہوں۔ کہ آپ کے وجود کی برکت سے دنیا کئی قسم کی بلاؤں کے نزول سے محفوظ تھی۔ دنیا اس حقیقت کا اعتراف کرے یا نہ کرے۔ آپ کی ذات بابرکات تمام دنیا کے لئے ایک سپر اور ڈھال کا حکم رکھتی تھی۔ آپ کی صفات سے ہم ایک شفیق۔ ہمدرد غمخوار۔ دکھ درد میں آڑے آنے والی ماں سے محروم ہوگئی ہیں۔ قلم میں اتنی طاقت کہاں کہ وہ آپ کی سیرۃ کے کسی ایک پہلو پر بھی کماحقہ روشنی ڈال سکے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی عبودیت میں گزرتا اور مشکل سے مشکل وقت میں آپ اسلامی اسوہ پر پوری اترتیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر آپ کو حقیقی ایمان تھا۔ اور اسی ایمان کی قوت تھی۔ جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کی صبرآزما گھڑی میں کسی جزع فزع کا اظہار نہ کیا۔ اور صرف اتنا فرمایا "اے خدا یہ تو ہمیں چھوڑ چلے اب تو نہ ہمیں چھوڑیو"۔ عورت کی زندگی میں اس کی خاوند کی وفات سے زیادہ اور نازک وقت کون سا ہو سکتا ہے۔ اور خاوند بھی ایسا جو دنیا کا سہاگ تھا۔ یہ انتہائی درجہ کا صبر خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ اور یقین کا نتیجہ تھا اور آپ کی صابرانہ فطرت پر دال ہے۔

اپنے عقیدتمندوں اور جماعت کے لوگوں کی دلداری کرنا ان کے غم اور خوشی میں حصہ لینا۔ ان سے شفقت کا سلوک کرنا اور ہر طرح سے ان کی مدد کرنا حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے امتیازی خصائل تھے۔ ہماری اماں جی ہمیں سنایا کرتی ہیں۔ کہ جب ان کی شادی ہوئی۔ تو ہمارے ناناجان مکرم میاں امام دین صاحب سیکھوانی جو مولوی جلال الدین صاحب شمس کے والد تھے۔ اور ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے ہماری اماں جی کی شادی کی تقریب پر حضرت اماں جان کو بھی مدعو کیا۔ اس وقت ہمارے ناناجان سیکھواں نامی گاؤں میں جو قادیان سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ سکونت پذیر تھے۔ حضرت اماں جان تانگے پر گاؤں تشریف لائیں۔ اور اماں جی کو خود دلہن بنایا۔ اماں جی بتاتی ہیں۔ کہ گاؤں کی اکثر ہندو عورتیں بھی حضرت اماں جان کی زیارت کے لئے آئیں۔ اور آپ سے مل کر بہت خوش ہوئیں اور ان میں اکثر بڑی عقیدت کے ساتھ گڑ شکر تل اور ستوؤں کے تحائف بھی لائیں۔ حضرت اماں جان نے ان کے تحائف کو قبول فرمایا۔ اور پھر اماں جی کو اپنے ساتھ تانگے میں بٹھا کر قادیان لائیں۔ اماں جی بتاتی ہیں۔ کہ راستہ کچا ہونے کے سبب جب تانگے کو جھٹکا لگتا تھا۔ تو آپ اپنے ہاتھوں سے مجھے تھام لیتی تھیں۔ تاکہ میں گر نہ جاؤں۔ قادیان آ کر حضرت اماں جان نے والد صاحب کا نام لے کر فرمایا۔ کہ نور محمد کے ہاں چونکہ کوئی عورت نہیں ہے۔ اس لئے دلہن کو میں اپنے گھر میں اتاروں گی۔ چنانچہ حضرت اماں جان نے اماں جی کو قصر خلافت میں ہی اتارا۔ اور کھانا وغیرہ کھلانے کے بعد انہیں رخصت کیا۔ اس طرح آپ نے والد صاحب اور والدہ صاحبہ دونوں کی طرح سے مادرانہ شفقت کا اظہار فرمایا۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہ جب خاکسار راقمۃ الحروف پیدا ہوئی۔ تو حضرت اماں جان ازراہ شفقت ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ مجھے گود میں اٹھا لیا۔ اور دیکھ کر فرمایا "لڑکی قسمت والی ہے"۔ اپنے خادموں کے ساتھ مادرانہ سلوک، اور نیک خواہشات ہی کی وجہ سے آپ کا گھر مرجع خلائق رہتا تھا۔ کبھی چلے جائیں۔ آپ کو مستورات سے گھرے ہوئے پایا۔ کوئی ملنے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ کوئی اپنے عزیزوں کی مشکلات دور ہونے کے لئے اور کوئی بیماروں کی تندرستی کے لئے دعا کے لئے کہنے آئی ہے۔ الغرض آپ کے پہلو میں ایسا دردمند دل تھا۔ کہ ہر عورت جو تکلیف میں ہوتی۔ وہ آپ کی طرف رجوع کرتی۔ اور آپ بھی اس کی ڈھارس بندھاتیں۔ لوگ کہتے ہیں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پاگئیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ زندہ جاوید ہوگئیں۔ آپ ان چند ہستیوں میں سے ہیں۔ جن کی زندگیوں کو موت مٹانے کی بجائے اور بھی زیادہ اجاگر کر دیتی ہے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جسمانی اور طبعی طور پر وفات پاگئیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدائی قانون کے ماتحت فوت ہوگئیں۔ لیکن کیا موت نے ان ہستیوں کی زندگی کو کچھ کم کر دیا؟ روئے زمین پر سانس لینے والا ہر انسان جو ایسی ہستیوں کی تواریخ سے واقف ہے۔ ان کا نام انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ لیتا ہے۔ پس حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے سر پر بھی بقائے دوام کا تاج ہے۔ جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا۔ اور جوں جوں احمدیت دنیا میں ترقی کرتی چلی جائے گی۔ آپ کی عزت اور احترام میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت تک آنے والی نسلیں اس بزرگ وجود ہستی کے لئے دعا کریں گی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کریں گی۔

پس حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرتبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم آپ کے لئے دعائیں کریں تاکہ خدا تعالیٰ ہم پر زیادہ سے زیادہ رجوع برحمت ہو۔ ہماری کوتاہیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق دے۔ کیونکہ اسلام کی خدمت ہی ان نیک ہستیوں کی روحوں کو خوش کر سکتی ہے۔ حضرت اماں جان سے جدائی بے شک ایک عارضی جدائی ہے۔ آخر سب نے اسی دربار میں حاضر ہونا ہے۔ وہاں حضرت اماں جان اسی تبسم کناں نورانی چہرے کے ساتھ سب سے ملیں گی۔ اور ہر ایک اپنی اپنی تڑپ کے مطابق قرب پائے گا۔

وی۔پی طلب کرنا

اپنے آپ کو اور سلسلہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ سیدھا اور محفوظ طریق یہ ہے۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائے۔ اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے۔ کیونکہ وی۔پی طلب کرنے کے لئے پہلے آپ ایک کارڈ یا لفافہ دفتر کو لکھتے ہیں جو دو یا تین دن میں دفتر کو ملتا ہے پھر دفتر ہذا کی طرف سے وی۔پی بھجوایا جاتا ہے۔ جو آٹھ دس دن میں طلب کنندہ کے پاس پہنچتا ہے۔ طلب کنندہ کے وی۔پی چھڑا لینے کے بعد بعض دفعہ تو صرف آٹھ دس دن میں رقم دفتر ہذا میں پہنچتی ہے۔ مگر خریدار اسی دن سے پرچہ کا منتظر رہتا ہے۔ کہ جس دن اس نے وی۔پی چھڑایا تھا۔

بسا اوقات وی۔پی چھڑائے جانے کے بعد ڈاکخانہ کی دفتری کارروائی یا غفلت میں پھنس جاتا ہے اسلئے دفتر اس لحاظ سے معذور ہوتا ہے کہ اسکے پاس رقم نہیں آئی اور خریدار اس لحاظ سے پریشان ہوتے ہیں ایک حد تک حق بجانب ہوتا ہے۔ کہ وہ ڈاکخانہ کو رقم دے چکا ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ وی۔پی کا خرچ (منی آرڈر کی فیس کے علاوہ) تقریباً پانچ آنہ خریدار کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

پس وی۔پی منگوانے میں ایک تو اٹھارہ بیس دن کا انتظار کرنا پڑا یا بعض صورتوں میں جب کہ وی۔پی ڈاکخانہ میں پھنس جائے مہینوں کا انتظار، دگنا خرچ اور گمشدگی کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر منی آرڈر میں ایک خریدار چار یا پانچ دن میں بہت کم خرچ پر پرچہ جاری کرا سکتا ہے۔ آپ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجواتے ہوئے کوپن پر جو چاہیں لکھ دیجئے۔ رقم ملتے ہی پرچہ جاری کر دیا جائیگا۔ آپ کو انتظار نہ کرنا پڑے گا۔ نئے خریدار خصوصی وی۔پی منگوانے سے اجتناب فرمائیں۔ اور اپنے آپ کو اور دفتر ہذا کو نقصان رقم اور وقت سے محفوظ رکھیں (مینیجر)

پاکستان پارلیمنٹ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی ایک تقریر : بقیہ صلہ

اپیلیں ہوئیں۔ سناتن دھرمیوں نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے نہایت فراخدلی سے اپنی قدامت کو ڈھیلا کیا۔ وہ فخر جو مہارانا پرتاپ نے جنگلوں کے پتے کھا کر بلند کیا تھا اس کا سر نیچا کیا۔ اور اچھوتوں کو سب قسم کی مراعات دینے کے لئے تیار ہوگئے۔ کنوؤں پر اچھوتوں اور چانڈالوں کے برتن نظر آنے لگے۔ یا مندروں میں قدامت پسند ہندو اچھوتوں کے شانہ بشانہ بیٹھ گئے۔ بہت سے سناتن دھرمیوں نے ان کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی کھالیا۔ اور یہ سب قربانی اس لئے کی۔ کہ مہاتما گاندھی کی زندگی سلامت رہ سکے۔ اور اسکی بدولت ہندوستان کی زنجیریں کٹ سکیں۔ لیکن سناتن دھرمی اس وقت بھی اور اب بھی جانتے تھے، کہ یہ سب کچھ ایک سودے کی نیت سے ہو رہا تھا۔ اچھوتوں کی بغلگیری میں پریم اور اخلاص نہ تھا۔ دکانداری کی سپرٹ کام کر رہی تھی۔ اور سناتن دھرمی اسی خیال سے اچھوت ادھار کے خلاف تھے۔ لیکن مخالفت کرتے ہوئے ڈرتے تھے۔ کہ پبلک رائے کا زبردست طوفان ان کو آن کی آن میں لے ڈوبیگا۔

.... میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ اچھوت ادھار کے سلسلہ میں جس قدر بھی سرگرمیاں ظاہر کی جا رہی ہیں۔ ان کی تہ میں خود غرضیاں کام کر رہی ہیں۔ تاکہ اونچی ذات کے لوگ اچھوتوں کے نام پر کونسل میں سیٹیں حاصل کر سکیں۔ ویر بھارت ۳۰ر ستمبر ۳۲ء

یہ الفاظ کسی مزید تشریح کے محتاج نہیں۔

آپ نے اپنے بیان میں تمام ان باتوں کو اجمالی طور پر تسلیم کیا ہے۔ کہ جن کا ذکر چوہدری صاحب نے اپنے بیان میں کیا ہے۔ تاں آپ کو پاکستانی اچھوتوں کا فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ پاکستان کی مقدس امانت ہیں۔ ان کے حقوق کی نگہداشت کرنا اس کا فرض ہے۔ اور وہ اس غرض کو باحسن طور ادا کریگی۔ (باقی پھر)

افغانستان میں عوام کا زبردست مظاہرہ

ہندوستان کے ایک مشہور و معروف اردو روزنامہ نے اپنی ایک قریبی اشاعت میں حسب ذیل خبر جلی سرخیوں سے شائع کی ہے:

"معلوم ہوا ہے۔ کہ کابل میں جو عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ ان کے خلاف آج افغانستان کے عوام نے کابل میں زبردست مظاہرے کئے۔ مظاہرہ کرنیوالے اس انتخاب کے طریقہ کار کو غیر جمہوری سمجھتے ہیں۔ مظاہرین نے کابل میں شاہی محل کے سامنے اکٹھے ہو کر نعرے لگائے۔ اور مطالبہ کیا کہ ان انتخابات کو روک دیا جائے۔ اور جب تک طریقہ کار کو جمہوریت کے مطابق نہ بنا دیا جائے۔ اس وقت تک انتخابات شروع نہ کئے جائیں۔"

میت کے واسطے صدقہ و خیرات دینا اور قرآن شریف پڑھنا

بہت سے لوگ دینی مسائل نہ سمجھنے کی وجہ سے کئی قسم کے شرک و بدعت کی باتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔ نیز فرمایا۔ اطلبوا العلم من المھد الی اللحد۔ کہ علم کو طلب کرو بچپن سے قبر میں پڑنے کے زمانہ تک۔ باوجود اس قدر تاکید کے دین کا علم سیکھنے کے لئے لوگ کم توجہ دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ناسمجھی سے ایسے افعال کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ جو خدا و رسول کے منشاء کے خلاف ہوتے ہیں۔ میت کے لئے قرآن شریف پڑھنا اور ثواب پہنچانے کی نیت سے پڑھنا بظاہر اچھا فعل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور ایسا کرنا بدعت میں شامل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میت کے واسطے صدقہ و خیرات دینا اور قرآن شریف پڑھنے کے بارہ میں پوچھا گیا۔ حضور نے فرمایا:۔

"میت کو صدقہ و خیرات جو اسکی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ثابت نہیں ہے۔ اس کی بجائے دعا کی جائے۔ جو میت کے حق میں کرنی چاہیئے۔ میت کے حق میں صدقہ و خیرات اور دعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے۔ جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔" (مجموعہ فتاوی احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۰۳)

"میرے خیال میں یہ جو ہمارے ملک میں رسم جاری ہے۔ کہ ان پر کچھ قرآن شریف وغیرہ پڑھا کرتے ہیں۔ یہ طریق تو شرک ہے۔ اور اس کا ثبوت آنحضرت صلعم کے فعل سے نہیں۔ غرباء اور مساکین کو بے شک کھانا کھلاؤ۔" (الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۳ء)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

سمندر پار کے خریدار نوٹ فرمائیں

موجودہ شرح ڈاکخانہ کی رو سے سمندر پار کے پیکٹوں پر چار آنہ فی پیکٹ خرچ آتا ہے۔ اس لحاظ سے قیمت اخبار تیس ۳۰ روپیہ سالانہ کم ہے یکم مئی ۵۲ء سے قیمت معہ محصول ڈاک ۳۳/- روپیہ سالانہ ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ قیمت اخبار میعاد کے اندر اندر آنی از بس ضروری ہے۔ بعض دفعہ کئی کئی بار یاددہانی کرانی پڑتی ہے اور یہ خرچ بھی خریدار کے ذمہ ہوتا ہے۔

(مینیجر)

مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ کا تربیتی امتحان!

مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی کا تربیتی امتحان مورخہ ۲۰/۴/۵۲ لیا گیا۔ جس میں مکرمی چوہدری احمد حسن صاحب $\frac{91}{100}$ نمبر لے کر اول رہے اور دوم دفعدار رسول احمد صاحب $\frac{90}{100}$ اور سوم قاضی منظور احمد صاحب سلیم $\frac{86}{100}$ نمبر لے کر رہے ہیں۔ باقی خدام کا نتیجہ بھی درج کیا جاتا ہے۔ قاضی منظور احمد صاحب ۸۶ فضل الرحمن صاحب ۳۰ شاہ زمان صاحب ۷۲ محمد یونس صاحب ۵۰ رستم زمان صاحب ۹ ارشد محمود صاحب ۷ شفقت محمود صاحب رکن اطفال الاحمدیہ ۸۲ دفعدار رسول احمد صاحب ۹۰ مرزا رفیق بیگ صاحب ۶۱ چوہدری احمد حسن صاحب ۹۱ غلام رسول صاحب ۴۵ شریف احمد صاحب ۶۹ قاضی منظور احمد صاحب ۸۰، مبارک احمد صاحب ۳۰ نذیر احمد صاحب لودھی ۱۴ ۔ چوہدری احمد علی صاحب ۷۵ چنانچہ اول۔ دوم و سوم رہنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ (عبد الستار خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی)

پاکستان اور بھارت میں پاسپورٹ سسٹم جاری کر دیا گیا

حکومت پاکستان کا اعلان

کراچی ۵ مئی حکومت پاکستان نے بھارت اور پاکستان کے درمیان آمد و رفت کے لئے پاسپورٹ سسٹم نافذ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور پرمٹ سسٹم کو منسوخ کر دیا ہے۔ پرمٹ سسٹم کی تنسیخ اور پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پرمٹ سسٹم غیر تسلی بخش اور حالات کے ناموافق ہے۔

اب بھارت اور پاکستان میں آمد و رفت کے لئے خاص پاسپورٹ جاری کئے جائیں گے۔ یہ پاسپورٹ عام بین الاقوامی پاسپورٹوں سے مختلف ہوں گے۔ بھارتی باشندوں کو پاکستان آنے کے لئے ویزا حاصل کرنا ہو گا۔

آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کراچی میں عنقریب پاکستانی اور بھارتی نمائندوں کی ایک کانفرنس ہو گی۔ جس میں اسکو عملی جامہ پہنانے کے وسائل پر غور کیا جائے گا۔

حکومت پاکستان نے اسباب پر اطمینان ظاہر کیا ہے کہ پاسپورٹ سسٹم نافذ کرنے سے نہرو لیاقت پیکٹ ۱۹۵۰ء کی خلاف ورزی نہیں ہوتی اس معاہدے کے تحت مغربی بنگال اور تریپورہ کے فسادات میں عوام کو ایک ملک سے دوسرے ملک آنے جانے کی آزادی اور تحفظ کا حق دیا گیا تھا۔ لیکن اب ایسے حالات موجود نہیں۔ تاہم اگر مستحق لوگوں کو آمد و رفت میں دقت محسوس ہوئی تو ان کے لئے خاص سہولتوں کا بندوبست کیا جائے گا۔

جنگ کا خطرہ کم ہو گیا

برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل کی تقریر

لندن ۴ مئی - برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کہا ہے۔ کہ گذشتہ ایک سال کی نسبت اب عالمگیر جنگ کا خطرہ کم ہے۔ اور پچھلے چھ ماہ میں صورت حال کسی حد تک سدھر گئی ہے۔

مسٹر چرچل بی بی سی سے اپنی پارٹی کے سیاسی پروگرام کے سلسلہ میں نشری تقریر کر رہے تھے مسٹر چرچل نے بتایا۔ اگر بروقت اقدامات نہ کئے جاتے تو موسم گرما کے اختتام تک ہمارے سونے کے محفوظ ذخائر ختم ہو جاتے۔ لیبر حکومت کی فضول خرچی اور امریکی ڈالر پر انحصار نے ہماری زندگی ختم کر کے رکھدی دی تھی۔ اگر ہماری ترقی کی موجودہ رفتار قائم رہی تو اس سال کے اختتام تک ہم اپنا مقصد حاصل کر لیں گے ایک دوسری قابل تعریف بات یہ ہے کہ غیر ملکوں میں ہمارے پونڈ سٹرلنگ کی اہمیت بڑھ گئی ہے سکہ کی قیمت گر جانے سے ہمیں سخت نقصان پہنچا تھا اور میرا خیال ہے کہ ہم نے ملک کو صورت حال بڑی تباہی سے بچا لیا۔

مسٹر چرچل نے کہا لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی ایک اور انتخاب کی باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن میری حکومت کا ارادہ ہے اور اس پوزیشن میں ہے کہ مزید تین یا چار سالوں تک برسرِ اقتدار رہے۔ (اسٹار)

مرکزی پختون جرگہ کے صدر کی سنگاپور میں گرفتاری

ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۲ مئی ۱۹۵۲ء اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ مولانا محمد اکبر خاں کو حکومت سنگاپور نے بہت ذلیل کیا۔

مولانا مرکزی پختون جرگہ ہند کے صدر ہیں اور آج کل مشرقی ایشیا میں اپنی تحریک کی حمایت حاصل کرنے کے لئے دورہ کر رہے تھے۔ انہوں نے شکایت کی ہے کہ سنگاپور کی حکومت نے مجھے بہت ذلیل و رسوا کیا ہے اور گزشتہ ہفتہ حکم دیا ہے کہ ملایا میں آئندہ داخل نہ ہوں۔ مولانا فی الحال انڈونیشیا میں مقیم ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تھائی لینڈ سے ملایا باقاعدہ ہندوستانی پاسپورٹ لے کر آیا تھا اور کیلن تان کے حکام نے مجھے پرمٹ دیا تھا۔ مگر سنگاپور کی حکومت نے کوئی وجہ بتلائے بغیر مجھے ناپسندیدہ شخص قرار دیا۔ چنانچہ ۲۲ اپریل کو سنگاپور آیا تو مجھے گرفتار کر لیا گیا اور اس وقت رہا کیا گیا۔ جب مسٹر گوپال مینن نمائندہ ہند دار ملایا نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔

نیوزی لینڈ میں ملازمین کی کمی

آکلینڈ ۵ مئی - نیوزی لینڈ کے صنعت کار کارکنوں کی اشد ضرورت کے پیش نظر انہیں طرح طرح کے لالچ اور ترغیب دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت ۳۰ ہزار سے زائد ایسی آسامیاں موجود ہیں جن کے لئے کارکن نہیں مل رہے۔

بہت سی صنعتوں میں اجرتیں معیار سے بہت زیادہ کی جا چکی ہیں۔ اور اب یہ فریق مزدور حاصل کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد کر رہی ہیں۔

تربیت یافتہ خواتین کارکنوں کو رکھنے والے کارخانوں کی طرف سے ان کے لئے بالوں کو مفت گھنگھریالے بنوا کر دینے کی رسم اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اب اسے معمولی تصور کیا جاتا ہے (اسٹار)

مصر میں فوجی تربیت حاصل کرنیوالوں سے ترجیحی سلوک

قاہرہ ۵ مئی - ۱۱ مئی سے یہاں ایک قانون نافذ ہو رہا ہے جس کے تحت صنعت کاروں اور کاروباری فرموں کو ممانعت کر دی گئی ہے کہ ۱۸ اور ۳۰ سال کی عمروں کے درمیان نوجوانوں کو فوجی تربیت حاصل کرنے کا سرٹیفکیٹ دکھائے بغیر کام پر نہ لگایا جائے۔ اس قانون کا اثر تقریباً پچاس ہزار کارکنوں ملازمین اور سرکاری خود مختار اداروں پر پڑے گا۔ قانون کی رو سے صنعت کاروں کو حکم ہے کہ وہ ان لوگوں کی ملازمتیں محفوظ رکھیں جو فوجی تربیت کے لئے بلائے گئے ہیں۔ ایسے ملازمین کو باقاعدہ ترقی کے ساتھ دوبارہ کام پر لگایا جاتا ہے

مصری صنعت کی فیڈریشن کی طرف سے محکمہ محنت اور وزارت جنگ و بحریہ سے احتجاج کیا گیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو ملازمتوں سے برطرف کرنے کیلئے تیار نہیں جن کے پاس فوجی تربیت کے سرٹیفکیٹ نہ ہوں۔ کیونکہ متبادل کارکنوں کا ملنا مشکل ہے۔ اکثر کارکنوں کو اس قانون کا علم نہیں اور ان کے پاس پیدائشی سرٹیفکیٹ بھی نہیں ہوتے۔

محکمہ جنگ کے انڈر سیکرٹری کی صدارت میں ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس کام کو آسان بنائے گی۔ (اسٹار)

سعودی عرب کیلئے مصری ڈاکٹر اور نرسیں

واشنگٹن ۵ مئی قاہرہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت مصر ۵۴ ڈاکٹروں اور طبی ماہروں تین دواساز ماہروں اور ۵۶ نرسوں پر مشتمل ایک جماعت سعودی عرب بھیج رہی ہے جو سعودی عرب کے عام حالات صحت کو بہتر بنائیں گے اور حج بیت اللہ کے دوران میں مصری زائرین کی طبی نگہداشت کریں گے۔

جرمنی کی شہری ہوابازی

بون ۵ مئی - اس ماہ مغربی طاقتوں کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت جرمنی کو شہری ہوابازی کا حق واپس دیدیا جائے گا

جرمنی کے شہری طیاروں کی مرمت وغیرہ کے منصوبے بھی بنائے جا رہے ہیں۔ آئندہ چار سالوں کے اندر اندر ۲۵-۳۰ طیاروں کا ہوائی بیڑہ تیار ہو جائیگا جو زیادہ تر ۴ انجنوں والے طیاروں پر مشتمل ہو گا۔ ابتداء میں سیکنڈ ہینڈ طیارے خریدے جائیں گے اور کچھ طیارے چارٹر کئے جائیں گے۔ پرانے طیارے نصف قیمت پر مل رہے ہیں (اسٹار)

بلوچستان میں گندم کی فراہمی کا منصوبہ

کوئٹہ ۵ مئی - حکومت بلوچستان نے گندم خریدنے اور فراہم کرنے کی ایک سکیم مرتب کی ہے۔ یہاں بھی حکومت نے گندم خریدنے کے لئے ۹ روپے فی من نرخ مقرر کیا ہے۔

اس سکیم کے تحت گندم فراہم کرنے کے مراکز صوبہ کے تمام علاقوں میں قائم ہیں۔ گندم خرید کر سرکاری گوداموں میں ذخیرہ کیا جائے گا۔ دیگر غلے اور سامان خوراک کی ناجائز تجارت کو روکنے کیلئے بھی یہ اشیاء حکومت خود خریدے گی۔ اس سکیم پر ایک سے تین ماہ تک عملدرآمد ہو جائے گا۔ (اسٹار)

روسی صنعت کی سست رفتاری

نیویارک ۵ مئی - روس نے سرکاری طور پر تسلیم کیا ہے کہ لکڑی کے کارخانے تیل نکالنے والے اور زرعی مشینری تیار کرنے والے کارخانے مقررہ مقدار کے مطابق کام نہیں کر رہے

ان حقائق کا ذکر روسی اقتصادی رپورٹ برائے پہلی سہ ماہی ۱۹۵۱ء میں کیا گیا ہے نیویارک ٹائمز رقمطراز ہے کہ لکڑی کی صنعت اپنی پیداوار کا صرف ۸۷ فیصدی مال تیار کر رہی ہے۔

یاد رہے کہ چند ہفتوں کے دوران میں لکڑی کی زیادہ برآمد سے برطانیہ اور مغربی یورپ کے تاجروں کو ترغیب دلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لکڑی کی کمی کا باعث خراب مشینری کا استعمال اور کارکنوں کی سست روی ہے ان موضوعات پر روسی اخبارات میں اکثر تبصرہ ہوا ہے رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس دفعہ صنعتی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۱۲ فیصدی زیادہ ہوئی ہے۔ ۱۹۵۰ء میں بھی اسی قدر ترقی ہوئی تھی۔ (اسٹار)

نیوزی لینڈ میں ملازمین کی کمی

آکلینڈ ۵ مئی - نیوزی لینڈ کے صنعت کار کارکنوں کی شدید ضرورت کے پیش نظر انہیں طرح طرح کے لالچ دینے کی کوشش کر رہے ہیں اس وقت تیس ہزار سے زائد ایسی آسامیاں موجود ہیں جن کیلئے کارکن نہیں مل رہے۔ بہت سی صنعتوں میں اجرتیں معیار سے بہت زیادہ کی جا چکی ہیں۔ (اسٹار)